قطعات

حاصلاتِ تعلّم یہ نظم پڑھ کر طلبہ : (۱)شعر سُن کر محظوظ ہوسکیں اور اس کے محاسن کی تفہیم کرسکیں۔ (۲)بیت بازی کی محفل میں مستند اور معیاری شعر پڑھ سکیں۔ (۳)کسی شعری فن پارے کی اصطلاحات کی شناخت کرسکیں۔ مثلاً: مسدس، مخمس، مرثیہ وغیرہ کی شناخت۔

علاّمہ محمد اقبال

- پیدائش : ۹ - نومبر ۱۸۷۷ء سیال کوٹ
- وفات : ۲۱ - اپریل ۱۹۳۸ء لاہور
- تصانیف : بانگِ درا، بالِ جبریل، ضربِ کلیم، ارمغانِ حجاز، اسرارِ خودی، رموزِ بے خودی

تن بہ تقدیر

اسی قرآں میں ہے اب ترکِ جہاں کی تعلیم
جس نے مومن کو بنایا مہ و پرویں کا امیر
تن بہ تقدیر ہے آج ان کے عمل کا انداز
تھی نہاں جن کے ارادوں میں خدا کی تقدیر
تھا جو ناخوب، بہ تدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

رئیس امروہوی

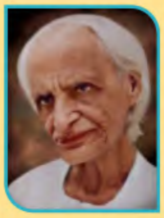

- پیدائش : ۱۲ - ستمبر ۱۹۱۴ء امروہہ
- وفات : ۲۲ - ستمبر ۱۹۸۸ء کراچی
- تصانیف : قطعات (حصّہ اول و دوم)، مثنوی لالۂ صحرا، آثار، حکایت نے

مہک

گھنگور گھٹا کہاں کہ فی الحال
اڑتا ہے غبار سا ہوا میں
سنتے ہیں کہ آرہی ہے برکھا
ساون کی مہک نہیں فضا میں

مشق

سوال نمبر۱ : درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) ”تن بہ تقدیر“ سے کیا مراد ہے ؟
(ب) اقبالؔ نے اپنے قطعے میں کیا پیغام دیا ہے ؟
(ج) غلامی سے قوموں کا ضمیر کس طرح بِک جاتا ہے ؟
(د) قطعے کی تعریف لکھیے اور مثال میں کوئی قطعہ بھی لکھیے۔

سوال نمبر۲ : اقبالؔ کے اس قطعے کی تعلیمات کو اپنے لفظوں میں لکھیے ۔

سوال نمبر۳ : رئیس امروہوی کے قطعے میں کس تبدیلی کی طرف اشارہ ہے ؟

سوال نمبر۴: کسی اور کتاب یا رسالے میں سے کوئی قطعہ نقل کر کے لکھیے اور پسندیدگی کی وجہ بھی بتائیے۔
سوال نمبر۵: درج ذیل الفاظ و مرکبات کے معنی لکھیے:

تن بہ تقدیر	گھنگور	بہ تدریج	ساون	ترکِ جہاں

سوال نمبر۶: دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(۱) قطعے میں اشعار ہوتے ہیں:
(الف) چار (ب) آٹھ (ج) آٹھ سے زیادہ (د) کوئی قید نہیں

(۲) ہیئت کے لحاظ سے قطعے میں لازمی ہے:
(الف) تخلص (ب) قافیہ (ج) ردیف (د) عنوان

(۳) "مہ و پروین" سے مراد ہے:
(الف) چاند اور سورج (ب) چاند اور تارے (ج) دو خواتین کے نام (د) قطب ستارہ

(۴) اقبال نے اس نظم میں مسلمانوں کو تعلیم دی ہے:
(الف) علم حاصل کرنے کی (ب) تجارت کرنے کی
(ج) دنیا ترک کر دینے کی (د) غلامی ترک کر دینے کی

(۵) رئیس امروہوی کے قطعے میں لفظ "مہک" سے مراد ہے:
(الف) خوش بُو (ب) بُو (ج) عطر (د) آثار

سرگرمیاں

- طلبہ دو گروپ بنا کر بیت بازی کا اہتمام کریں گے۔
- طلبہ مختلف اصنافِ سخن کسی اخبار یا ہفت روزہ رسالے یا کسی دیوان سے نقل کر کے لائیں گے۔

- قطعہ کے لغوی معنی ٹکڑے کے ہیں اور اصطلاحی معنوں میں ایسے چند اشعار کے مجموعے کو قطعہ کہا جاتا ہے جو ایک ہی مضمون پر مشتمل ہوں۔ قطعے کے تمام اشعار کے مصرعہ ہائے ثانی ہم قافیہ ہوتے ہیں۔
- قطعہ ایک صنفِ شعر ہے جس میں قوافی کی ترتیب غزل کے مطابق ہوتی ہے لیکن اس میں مطلع نہیں ہوتا۔ مقطع اور ردیف بھی ضروری نہیں ہوتی۔ قطعے کے لیے کم سے کم دو اشعار کا ہونا ضروری ہے۔

برائے اساتذہ

- طلبہ کو قطعے، غزل، نظم، قصیدے، مرثیے، مخمس، مسدس اور رباعی کے بارے میں سمجھائیے۔